سوال

(30) عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عورتوں کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کہ نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کو چھونے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق فقہاء کے تین اقوال ہیں۔

دو انتہائی اور ایک معتدل۔ ان اقوال میں سے ضعیف قول یہ ہے کہ عورتوں کو چھونا وضو کو توڑدیتا ہے۔ جب وہ چھونا شہوت کے بغیر ہو، البتہ جس کو چھوا گیا ہے وہاں پر شہوت کا خدشہ موجود ہو، یہ قول امام شافعی رحمة اللہ علیہ کا ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

أَولـٰمَستُمُ النِّساءَ ... ٤٣ ... سورة النساء

اور ایک دوسری قراءت میں یہ الفاظ ہیں: "أو مستم"

دوسرا قول یہ ہے کہ بے شک عورتوں کو چھونا کسی حال میں بھی ناقض وضو نہیں ہے اگرچہ وہ چھونا شہوت کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو، یہ قول امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ وغیرہ کا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں قول امام احمد رحمة اللہ علیہ سے مروی ہیں لیکن امام احمد رحمة اللہ علیہ کا مشہور مذہب امام مالک اور فقہاء سبعہ کے مذہب کے مطابق ہے، وہ یہ کہ بلاشبہ عورت کو چھونا اگر شہوت کے ساتھ ہو تو یہ ناقض وضو ہے اور اگر چھونا شہوت کے بغیر ہو تو ناقض وضو نہیں ہے، اس مسئلہ میں یہ قول اور اس سے پہلے والا قول ہی قابل التفات ہے۔

وضو توڑنے کو عورتوں کو صرف چھونے سے معلق کرنا نہ صرف اصول کے خلاف ہے بلکہ یہ اجماع صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین اور آثار صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کے بھی خلاف ہے۔ جو اس کا قائل ہے اس کے پاس بطور دلیل نہ کوئی نص ہے نہ قیاس۔ اگر اللہ تعالی کے اس فرمان: "أَوۡلَـٰمَسۡتُمُ ٱلنِّسَآءَ" (النساء: 43) میں ہاتھ سے چھونا اور بوسہ وغیرہ لے لینا مراد لیا جائے۔ جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ کا بھی قول ہے تو یہ موقف درست نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن وسنت میں جہاں بھی اس طرح کے الفاظ ذکر کیے گئے ہیں وہاں ان سے مراد شہوت کے ساتھ چھونا، یعنی جماع ہی مراد ہوتا ہے، جیسا کہ آیت اعتکاف میں ہے:

ولَاتُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُم عَاكِفُونَ فِي المَسَاجِدِ... ١٨٧ ... سورة البقرة

"اور مسجد میں اعتکاف کرنے کے دوران عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔"

اعتکاف کرنے والے کےلیے بغیر شہوت سے عورت کے ساتھ مباشرت توکرنا حرام نہیں ہے، حرام وہ مباشرت ہے جو شہوت کے ساتھ ہو۔ اسی طرح محرم آدمی، جس کی پابندی اعتکاف سے سخت ہے، بغیر شہوت کے عورت سے مباشرت کرے تو یہ اس کےلیے حرام ہے اور نہ ہی اس پر اسکے جرمانے کے طور پر قربانی لازم آتی ہے۔

ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

ثُمَّ طَلَّقتُمُوهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ ... ٤٩ ... سورة الاحزاب

"پھر تم ان کو چھوئے بغیر طلاق دے دو۔"

اور یہ فرمان:

لاجُناحَ عَلَيكُم إِن طَلَّقتُمُ النِّساءَ ما لَم تَمَسّوهُنَّ ... ٢٣٦ ... سورة البقرة

"تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دے دو، جب تک تم نے انھیں ہاتھ نہ لگایا ہو۔"

ان آیات میں عورت کو چھونے سے اگر شہوت کے بغیر چھونا مراد لیا جائے تو اس سے عورت پر نہ عدت ہے، نہ مہر لازم آتا ہے اور نہ ہی سسرالی رشتہ داروں کی حرمت ثابت ہوتی ہے، اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ برخلاف اس کے کہ اگر اس نے عورت کو شہوت سے چھوا، البتہ وطی ودخول نہیں کیا تو اب حق مہر لازم ہونے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے مذہب میں علماء کے درمیان مشہور اختلاف ہے۔

جس شخص کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "أَوْلَامَسْتُمُ النِّسَاءَ" (النساء:43) میں چھونے سے مراد ایسا چھونا بھی ہے جو شہوت کے بغیر ہو تو وہ قرآن کی لغت سے دور چلا گیا بلکہ اس نے عرف عام کی لغت کو بھی ترک کردیا، حالانکہ وہ چھونا جو میاں بیوی کے درمیان ہوتا ہے اس سے مراد شہوت کے ساتھ چھونا ہی ہوتا ہے، جیسا کہ جب میاں بیوی کے درمیان وطی کا ذکر ہو تو اس سے مراد فرج (عورت کی اگلی شرمگاہ) میں وطی کرنا ہی ہوتا ہے نہ کہ عورت کی دبر (پچھلی شرمگاہ) میں۔ نیز وہ یہ نہیں کہتا کہ بلاشبہ یہ حکم مطلق عورتوں کی اس قسم کے ساتھ خاص ہے جس سے شہوت پوری کی جاسکتی ہو۔ رہی وہ عورتیں جو شہوت کا محل نہیں ہیں، جیسے وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے اور چھوٹی بچی تو ان کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہاں آکر اس شخص نے آیت کے ظاہری الفاظ کا سہارا لے کر مطلق چھونے سے وضو ٹوٹنے کا دعویٰ ترک کردیا۔ اور ایسی شرط عائد کردی جس کی اس کے پاس نص اور قیاس کی صورت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ جبکہ منصوص دلائل شہوت کے ساتھ عورت کو چھونے اور بغیر شہوت کے ساتھ چھونے میں تو فرق کرتے ہیں مگر شہوت کی جگہ میں چھونے اور غیر شہوت کی جگہ میں چھونے کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے، اور یہ چھونا تمام عبادات میں موثر ہے، مثلاً احرام، اعتکاف اور روزہ وغیرہ۔ اور جب یہ قول ایسا ہے کہ جس پر نہ ظاہری الفاظ دلالت کرتے ہیں اور نہ ہی قیاس تو ثابت ہوا کہ شرع میں اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں ہے۔

اور جس نے وضو کے ٹوٹنے کو ایسے چھونے سے معلق کیا جو شہوت کے ساتھ ہو تو اس کی دلیل وہ ظاہری مفہوم ہے جو اس طرح کے الفاظ کے متعلق مشہور ہوتا ہے، اور شریعت کے اصول ودلائل پر قیاس کرنا اس کی دوسری دلیل ہے۔ اور جس کسی نے چھونے کو کسی حالت میں بھی ناقض وضو قرار نہیں دیا تو وہ اس لیے کہ اس کے نزدیک چھونے سے مراد جماع ہے، جیسا کہ اس فرمان باری تعالیٰ میں ہے:

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ ... ٢٣٧ ... سورة البقرة

"اور اگر تم انھیں اس سے پہلے طلاق دے دو کہ انھیں ہاتھ لگاؤ۔"

یہاں چھونے سے مراد جماع ہے۔ اس مفہوم کی اور بھی بہت سی آیات موجود ہیں۔ احادیث میں سے اس کی دلیل کے طور پر یہ حدیث پیش کی جاتی ہے:

"أن النبي صلى الله عليه وسلم قبل بعض نسائه، ثم خرج إلى الصلاة ولم يتوضأ"[1]

"بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں میں سے کسی کو بوسہ دیا پھر وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔"

مگر اس کی صحت پر کلام ہے۔ نیز اس قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یہ تو معلوم ہے کہ لوگوں کا اپنی عورتوں کو چھونے والا معاملہ وہ ہے جس میں عموماً لوگ مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنی امت کے لیے ضرور اس کی وضاحت فرماتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے درمیان اس کا بیان مشہور ہوتا، جبکہ کسی ایک صحابی سے بھی یہ مروی نہیں ہے کہ کوئی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی یا کسی اور عورت کو صرف ہاتھ لگ جانے سے وضو کرتا ہو اور نہ ہی اس مسئلہ میں کسی صحابی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کی ہے۔ لہذا معلوم ہوا عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹنے والا مسئلہ باطل ہے۔ واللہ اعلم (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ سنن دار قطنی (136/1)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 76

محدث فتویٰ